حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور کے زیرِ اہتمام

خط و کتابت کورس کا اجراء

ایک اجمالی جائزہ

کچھ عرصے سے بعض احباب کا شدید تقاضا تھا کہ مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور نے دعوت رجوع الی القرآن کے سلسلے میں تعلیم و تعلّم قرآن کے جس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا ہے، اس میں دیگر تعلیمی منصوبوں کے ساتھ ساتھ خط و کتابت کورس کو بھی بطور ذریعہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ قرآن کے انقلابی فکر کی اشاعت وسیع تر پیمانے پر ممکن ہو سکے۔ چنانچہ پچھلے سال کے اواخر میں اس کے لئے ابتدائی منصوبہ بندی کرنے کے بعد 'میثاق' اور 'حکمتِ قرآن' میں کورس میں داخلے کے لئے اعلان شائع کرا دیا گیا۔ ہمیں کچھ اندازہ نہ تھا کہ لوگ اسے کس حد تک دلچسپی ظاہر کریں گے۔ خیال تھا کہ پہلے گروپ میں ۱۰۰ افراد کے داخلے کی گنجائش رکھی جائے گو ہمیں توقع پچاس کی بھی نہ تھی۔ الحمد للہ کہ اعلانِ داخلہ کے جواب میں لوگوں کا ردِ عمل ہمارے لئے انتہائی حوصلہ افزا تھا۔

خط و کتابت کورس کی بے مثال کامیابی پر ہم اللہ تعالےٰ کا صدقِ دل سے شکر بجا لاتے ہیں۔ انسانوں کی سعی کو بار آور بنانے کا اختیار اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ اپنی حکمت کے تحت ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر کر کے ہماری ٹوٹی پھوٹی کوشش کو بھی نتیجہ خیز بنا دیتا ہے۔ اسی لئے فرمایا: فسبّح بحمد ربّك واستغفرہ — یعنی کسی بھی کامیابی پر حمد باری تعالےٰ کے ساتھ ساتھ استغفار کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔

بہر حال اسی ذات باری تعالےٰ نے نظامِ کائنات کو اسباب و علل کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ اسباب و ذرائع پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس کورس کی کامیابی کا سہرا در حقیقت تنظیم کے رفقاء اور انجمن کے اراکین کے ہی سر ہے۔ انہوں نے جس خلوص اور جانفشانی سے کورس کو لوگوں میں متعارف کرایا ہے، اس کے بغیر یہ کامیابی

ممکن نہ تھی۔ ہم ایسے تمام رفقاء اور اراکین کے مشکور ہیں جنہوں نے کورس کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کا احساس کیا اور اس کی کامیابی کے لئے جد و جہد کی۔

ناانصافی ہوگی اگر راولپنڈی کے غلام مرتضٰی اعوان صاحب، پشاور کے جمشید عبداللہ صاحب اور کوئٹہ کے اکرام الحق صاحب کا بالخصوص ذکر نہ کیا جائے جن کی کوششیں سب سے نمایاں رہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی نامناسب ہوگا اگر اس حقیقت کا اظہار نہ کیا جائے کہ کراچی جیسے عظیم شہر سے صرف ۱۳ طلبہ کی شمولیت مایوس کن ہے۔ یہ صورتِ حال کراچی کے ساتھیوں کے لئے ایک چیلنج ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ صحیح اسپرٹ میں اس چیلنج کو قبول کریں گے۔

اس کورس میں ۲۱۰ طلبہ شریک ہیں جن میں ۱۹ خواتین ہیں۔ تعلیم کے لحاظ سے ۷۳ طلبہ انٹر۔ ۷۴ گریجویٹ اور ۶۳ ڈبل یا پوسٹ گریجویٹ ہیں۔ جبکہ ۷۹ طلبہ کی عمریں ۲۵ سال یا اس سے کم ہیں۔ ۸۶ طلبہ ۲۶ تا ۳۵ سال کے درمیان ہیں۔ ۳۵ طلبہ ۳۶ تا ۴۵ سال کے ہیں اور ۱۰ طلبہ کی عمریں ۴۶ سال یا اس سے زائد ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد سے ۶۲، لاہور سے ۴۴، پشاور سے ۲۰، کوئٹہ سے ۱۸ اور کراچی سے ۱۳ طلبہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے ۱۸ مختلف اضلاع سے طلبہ کی تعداد ایک تا آٹھ ہے جن کی تفصیل طوالت کا باعث ہوگی۔

کورس میں ۲۱۰ طلبہ کی شمولیت اس کی مقبولیت کا صحیح پیمانہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس میں کچھ بیرونی ممالک کے طلبہ شامل نہیں ہیں جن کی تعداد ۵۰ سے متجاوز ہے۔ بیرونی ممالک سے اتنی تعداد میں طلبہ کی شمولیت کے باعث ان کا انتظام علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے بے شمار ایسے طلبہ سے ہمیں بادلِ نخواستہ معذرت کرنی پڑی ہے جنہوں نے تاخیر سے داخلے کی درخواست بھیجی ہے اور تادمِ تحریر یہ سلسلہ جاری ہے۔

داخلہ بند کرنے کی وجہ محض یہ نہیں ہے کہ داخلہ کی آخری تاریخ گزر چکی تھی بلکہ اس کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ اس کورس میں انجمن فی طالب علم ۵۰۰ روپے کا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ کورس کے کیسٹس اور کتب کی قیمت ۳۵۰ روپے ہے اور اندرونِ پاکستان ڈاک خرچ کا تخمینہ ۱۵۰ روپے ہے۔ اس طرح ایک طالب علم کا کل خرچ

(باقی صفحہ ۳ پر)